ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

قاری یحیٰ اشرف گمریانی

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز اینڈ شریعہ، مائی یونی ورسٹی، اسلام آباد

اسلام، سائنس اور معاشرہ

Qari Yahya Ashraf Gamaryani
PhD, Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad.
***Corresponding Author:** qariyahyaashrafgamaryani@gmail.com

Islam, Science and Society

Islam is a complete code of life and a religion of nature that takes into account all the conditions and changes related to the external and internal existence of man and the universe. And he looks at all these conditions and changes. It is an indisputable fact that Islam provided the foundations of modern science by enlightening humanity wandering around Greek philosophy. The main theme of the Qur'an is "man", who is called many times to be aware of the happenings and events of the world around him. Reflect, reflect, act, and use the powers of awareness and observation that have been given to you. It should be noted that the Qur'an and Sunnah do not explain science and technology issues in detail, but the order for a Muslim is to think about Allah's creation, acquire knowledge, and discuss and use worldly facts. The conclusion is that the Qur'an is a book that encourages prudence. Presents narratives about nature and science that inspire and satisfy the audience, whether they belong to the 14th century or the 7th century, or today, it makes the reader think that this book How would the author of It is the duty of Islamic scholars to understand the contemporary scientific issues related to Islam, science, and society in a timely manner and to guide the Ummah and humanity in the light of the Qur'an and Sunnah. To clarify, this article is also a small effort in this regard. May Allah be our supporter and supporter.

Key Words: *Islam, science, society, Qur'an, characteristics.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

تمہید:

اسلام اور جدید سائنس دو ایسے موضوعات ہیں جو جدید دنیا میں بہت زیادہ تنازعات اور سوالات کو جنم دیتے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ اسلام میں بہت سے نظریات اور تعلیمات ہیں جن کا اطلاق جدید سائنس پر کیا جاسکتا ہے، اور اس کے برعکس بھی حقیقت ہے۔ اسلام دریافت اور سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، انسانی دماغ کی طاقت پر یقین رکھتا ہے، اور سچ تک پہنچنے کے لیے محنت، صبر اور لگن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

شروع سے ہی اسلام کو علوم سے جوڑ دیا گیا ہے، کیونکہ مسلمانوں کو قرآن پاک اور حدیث نبوی کے ساتھ ساتھ عام سیکھنے اور اہم علوم جیسے طب، فلکیات، ریاضی اور طبیعیات کو سیکھنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ علم کے اس جذبے کے نتیجے میں بہت سی سائنسی ایجادات اور دریافتیں ہوئیں جنہوں نے عام طور پر دنیا کو متاثر کیا ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اسلام جدید سائنس سے متصادم نہیں ہے، بلکہ اسے ان آسمانی علوم کا حصہ سمجھتا ہے جن کی مسلمان خواہش رکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ جدید سائنس کائنات، زندگی اور انسان کے بارے میں اہم سوالات کے جوابات دیتی ہے، اور ہمیں اپنے اردگرد کیا ہو رہا ہے اس کی گہری سمجھ فراہم کرتی ہے۔

جدید علوم میں سے ایک جو اسلام میں پایا جاسکتا ہے وہ طب ہے، کیونکہ قرآن پاک میں صحت اور علاج کے بہت سے حوالہ جات موجود ہیں۔ مسلمانوں نے ان اشارے کو اپنایا اور ادویات کو نمایاں طور پر تیار کیا، پوری اسلامی دنیا میں ہسپتال اور میڈیکل سکول قائم کئے۔ اس کی ایک قدیم ترین مثال ابن سینا کی ہے جسے جدید طب کا گاڈ فادر سمجھا جاتا تھا۔

ایک اور سائنس جو اسلام میں پائی جاتی ہے وہ فلکیات ہے، کیونکہ مسلمان فلکیات کا مطالعہ کرنے والے پہلے لوگوں میں سے تھے اور سیاروں اور ستاروں کی حرکت کے بارے میں نظریات قائم کرتے تھے۔ انہوں نے اس علم کو نماز کے اوقات کے تعین اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا۔

دیگر علوم جو اسلام میں پائے جاتے ہیں وہ طبیعیات اور ریاضی ہیں، کیونکہ مسلمان ان علوم کا مطالعہ کرنے والے اولین لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے انجینئرنگ، ہوابازی اور دیگر بہت سے استعمال کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

یہ بات قابل غور ہے کہ اسلام تعلیم اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، کیونکہ یہ مسلمانوں کو ذہن کی نشوونما اور تنقیدی سوچ، اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے سخت محنت اور ثابت قدم رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام سائنس اور علم کو بھی ترقی اور ترقی کی بنیاد سمجھتا ہے اور مسلمانوں کو حق کی تلاش اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔

جن اہم امور پر مسلمانوں کو توجہ دینی چاہیے ان میں ماحولیات، توانائی، ٹیکنالوجی اور صحت سے متعلق جدید علوم ہیں، جیسا کہ اسلام مسلمانوں کے لیے یہ فرض سمجھتا ہے کہ وہ دنیا کے مسائل کے حل کے لیے اس طریقے سے کام کریں جو اسلام کے اصولوں کے مطابق ہو۔ غور کرنے میں سب سے آگے.

اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام اور جدید سائنس ایک دوسرے کے تکمیلی جوڑے ہیں، کیونکہ اسلام سیکھنے، دریافت کرنے اور محنت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، اور جدید سائنس کائنات اور زندگی کے بارے میں اسلامی فہم کو فروغ دینے میں معاون ہے۔ مسلمانوں اور جدید سائنسدانوں کے درمیان تعاون سے مستقبل میں بہت سی سائنسی کامیابیاں حاصل کی جاسکتی ہیں، جس سے دنیا اور زندگی کے بارے میں اسلامی فہم میں اضافہ ہوگا۔۔ کہ اسلامی اسکالرز کا فرض ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کے بارے میں سوچے، علم حاصل کرے، اور دنیاوی حقائق سے بحث اور استفادہ کرے۔ اسلام سائنس اور معاشرے سے متعلق معاصر سائنسی مسائل کا بروقت ادراک کریں اور قرآن اور سنت کی روشنی میں امت اور انسانیت کی رہنمائی کریں یہ مقالہ بھی اسی سلسلے کا ایک ادنی کوشش ہے۔

معاشرے میں سائنسی علوم کے کردار کے بارے میں دین اسلام کے نقطہ نظر اور رائے کو واضح کرنے کے لیے ہم نے اس موضوع کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے :

(۱) اسلام اور قدرتی سائنسی علوم

(۲) اسلام اور معاشرہ

(۳) اسلام، قدرتی سائنسی علوم اور معاشرہ

(۱) اسلام اور قدرتی سائنسی علوم !

قرآن مجید میں لفظ "سائنس" اور اس کے مشتقات کو کئی بار دہرایا گیا ہے، اور اسلامی سنت میں سائنس، تعلیم اور سیکھنے کی اہمیت کو وسیع پیمانے پر اور اعلیٰ سطحوں پر دہرایا گیا ہے۔ حدیث نبوی میں اور دونوں گروہوں کی طرف سے روایت کی گئی ہے، ایک حدیث ہے کہ: " طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ "[۲]۔ "علم حاصل کرنا ہر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

مسلمان پر فرض ہے"۔ "اس حدیث میں "علم" سے کیا مراد ہے اس بارے میں بہت سی آراء ہیں۔ ہمارا ماننا ہے کہ اسلام کی طرف سے مطلوبہ علوم بہت وسیع ہیں، کیونکہ ان میں خصوصی اسلامی علم اور علوم، اور دوسرے تمام مفید علوم شامل ہیں جن کا مقصد انفرادی طور پر اور ایک معاشرے کے طور پر انسانی خوشی، معاش اور فلاح و بہبود کے لیے ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل آیت کا متن کافی ہے، جو ہمیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پرندوں کی منطق سیکھنے کے بارے میں بتاتی ہے، جیسا کہ سلمان علیہ السلام نے اس معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت اور شفقت سمجھا:"وَ وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَ اُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍؕ- اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ" [۳]۔"اور سلیمان کو داؤد سے وراثت میں ملا اور کہا کہ اے لوگو ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر چیز سے نوازا گیا ہے، بے شک یہی صریح فضیلت ہے"۔ اور مشہور حدیث نبوی ہے:"مَنْ سَلَكَ طَرِيقا يَبْتَغي فيه عِلْما سَهَّل الله له طريقا إلى الجنة، وإنَّ الملائكة لَتَضَعُ أجْنِحَتها لطالب العلم رضًا بما يَصنَع، وإنَ العالم لَيَسْتَغْفِرُ له مَنْ في السماوات ومَنْ في الأرض حتى الحِيتَانُ في الماء، وفضْلُ العالم على العَابِدِ كَفَضْلِ القمر على سائِرِ الكواكب، وإنَّ العلماء وَرَثَة الأنبياء، وإنَّ الأنبياء لم يَوَرِّثُوا دينارا ولا دِرْهَماً وإنما وَرَّثُوا العلم، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بحَظٍّ وَافِرٍ" [۴]۔ "جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ پر چل پڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے۔ بے شک فرشتے طالب علم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ اور یقیناً عالم کے لیے آسمانوں و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں، یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے، جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر۔ بے شک علما، انبیا کے وارث ہیں اور انبیا نے کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہیں بنایا، بلکہ انھوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے یہ علم حاصل کر لیا، اس نے (علم نبوی اور وراثت نبوی سے) پورا پورا حصہ لیا"۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ , حَيْثُمَا وَجَدَهَا , فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا" [۵] ۔

"حکمت و دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے، جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے" یعنی بہ نسبت کافر کے مسلمان کو حکمت حاصل کرنے کا زیادہ شوق ہونا چاہئے، افسوس ہے کہ ایک مدت دراز سے مسلمانوں کو حکمت کا شوق جاتا رہا نہ دنیا کی حکمت سیکھتے ہیں نہ دین کی، اور کفار حکمت یعنی دنیاوی علوم اور سائنس وغیرہ سیکھ کر ان پر غالب ہو گئے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

اوپر جو کچھ ذکر کیا گیا وہ ہمارے اس نتیجے کی تائید کرتا ہے کہ اسلامی علوم وسیع اور جامع ہیں۔ قرآن کریم میں ایک اہم دستاویز موجود ہے جو علم سے کیا مراد ہے کے بارے میں اسلام کے نظریہ کو واضح کرتی ہے: یہ نہ صرف نقصان دہ ہونا چاہیے، لیکن یہ مکمل طور پر بیکار نہیں ہونا چاہیے:" وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْؕ- وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ "-[٦]

" اور وہ سیکھتے ہیں جو ان کو نقصان پہنچاتی ہے اور فائدہ نہیں دیتی اور وہ جانتے ہیں کہ جو اسے خریدے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے"

حدیث نبوی میں ہے:" سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا , وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ" [٧]۔"تم اللہ تعالیٰ سے اس علم کا سوال کرو جو فائدہ پہنچائے، اور اس علم سے پناہ مانگو جو فائدہ نہ پہنچائے"۔ پس علم کی افادیت کا سوال پوری طرح موجود ہے۔

یہاں یہ سوال خود پیدا ہوتا ہے کہ کون سے علوم کا فخر ہے؟

جواب، ہم یقین رکھتے ہیں، یہ ہے : قرآنی آیات کے متن کی بنیاد پر، ہم یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ اسلام کے لیے ضروری علم درج ذیل خصوصیات سے متصف ہونا چاہیے:

الف: اللہ تعالی کے علم میں اضافہ۔

ب: فرد اور معاشرے کے لیے خوشی اور بھلائی کا تحفظ۔

اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:" إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ , صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ , وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ , وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ[٨]۔"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: ایک صدقہ جاریہ ١ ہے، دوسرا ایسا علم ہے ٢ جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور تیسرا نیک و صالح اولاد ہے ٣ جو اس کے لیے دعا کرے۔

ج: اسلامی برادری کی سلامتی اور آزادی کی ضمانت دیتا ہے، اور معاشرے میں اس آیت کے نفاذ کے لیے ایک میدان اور بنیاد بناتا ہے:

"وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذينَ كَفَرُوا السُّفلى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ العُليا " [٩]۔"اور اس نے کافروں کی بات کو سب سے پست اور خدا کے کلام کو سب سے اعلیٰ قرار دیا"۔

اوپر "الف با، ج" میں بیان کیے گئے نکات میں نیچرل سائنسز علوم کا موثر کردار ہے۔ قرآن کریم میں بار بار کہا گیا ہے کہ فطری مظاہر کا مطالعہ اور ان پر غور و فکر کرنا، ان کو خالقِ کائنات کی نشانیوں میں سے سمجھنا، اُس کے لیے ایک

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

اثباتی فریضہ ہے:" قُلِ انْظُرُوْا مَا ذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ"[۱۰] ۔"کہہ دو کہ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا ہے"- قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ " "کہو، زمین پر چلو اور دیکھو کہ تخلیق کیسے شروع ہوئی"۔ ہم ایسی آیات میں کائناتی اور فطری مظاہر کے حوالے دیکھتے ہیں جن کی وضاحت اور تشریح مختلف نظریات اور تشریحات کے ذریعے کی گئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی آیات کا مقصد ہمیں یہ بتانا ہے کہ ہم فطری دنیا میں خدا کی نعمتوں کا مطالعہ کریں اور ان سے رہنمائی حاصل کریں۔ مخلوق کی عظمت .فطرت کے قوانین کو دریافت کرنے کے علاوہ، ہم ان کو انسانی خوشی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں اور اس دنیا کے لوگوں کے لیے زیادہ خوش اور آرام دہ زندگی بنا سکتے ہیں۔ ہم قرآن سے یہ بھی سیکھتے ہیں کہ فطرت کو جاننے، جانچنے اور اس کی خصوصیات کے لیے اپنے جذبات کا استعمال کریں:"وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْــٴًـاۙ-وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَ"-[۱۲]

" اور خدا نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا جو کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا کیے"۔ حسی ڈیٹا کافی نہیں ہے، اور مطلوبہ مقصد تک پہنچنے کے لیے ذہن کو استعمال کرنا چاہیے۔ جی ہاں، انسان ایک حقیقی وجود ہے، اور وہ حسب معمول احساسات اور حواس سے متصف ہے، اور ان کے وجود کے باوجود وہ کافی نہیں تھے:" لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ "[۱۳] ۔"ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن سے وہ نہیں سنتے، وہ چوپایوں کی طرح ہیں"۔ اس کے علاوہ بھی ایسے حقائق ہیں جنہیں ہم حسب معمول محسوس یا محسوس نہیں کر سکتے:" فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ،وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ"[۱۴] ۔"پس میں قسم کھاتا ہوں اس کی جو تم دیکھتے ہو اور جو نہیں دیکھتے" وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ "۔[۱۵]"اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کے لیے ہے"۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ مشاہدہ، غور، تجربہ اور عمل کسی بھی علم کی اصل، بنیاد اور اصل نہیں ہو سکتا اگر اس کے ساتھ سوچ، بصیرت اور غور و فکر نہ ہو، اس پر اتفاق نہ ہو۔ معلومات کو جڑوں سے جوڑ دیا گیا جس نے اسے حسی ڈیٹا سے جوڑ دیا، کیونکہ اس وجود میں ایسی سچائیاں ہیں جن تک ہم نہ پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی پہنچ سکتے ہیں۔ اسے حاصل کرنا، اس کا ادراک کرنا، یا اسے کنٹرول کرنا۔ یہ حقائق ہمیں ایسے نظریات فراہم کرتے ہیں جو سیکولرازم (اسکالر) کے نظریات اور اصولوں سے زیادہ جامع ہیں جو موجودہ دور میں مروجہ علوم پر حاوی ہیں، اور

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

ایسے نظریات کے ساتھ جن کا تعین مادیت سے نہیں ہوتا، اور جن کا ہدف مادی ترقی نہیں ہے۔ ٹکنالوجی اور سائنس کو اس سمت میں لے جائیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اور انہیں ان بلند مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنائیں جن کا حقیقی اسلامی مذہب مطالبہ کرتا ہے۔

جدید سائنس پر اسلام کا کیا اثر ہے؟

جدید سائنس پر اسلام کا بڑا اثر رہا ہے، خاص طور پر ریاضی، فلکیات اور طب کے شعبوں میں۔ آٹھویں سے تیرہویں صدی تک جاری رہنے والے اسلامی سنہری دور کے دوران مسلمان علماء نے ان شعبوں میں بہت سے اہم کردار ادا کئے۔ مسلمان ریاضی دانوں نے صفر کا تصور تیار کیا، جو کہ ریاضی کا ایک بنیادی تصور ہے، اور الجبرا اور جیومیٹری میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ مسلمان فلکیات دانوں نے فلکیات اور فلکی طبیعیات کے شعبوں میں ترقی کی، جس میں ستاروں اور سیاروں کی پوزیشنوں کی پیمائش کے لیے استعمال ہونے والا ایک آلہ آسٹرولیب کی ترقی بھی شامل ہے۔ طب میں، مسلم ڈاکٹروں نے بیماریوں کو سمجھنے اور نئے علاج تیار کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ عام طور پر اسلامی علوم کا جدید سائنس کی ترقی پر گہرا اثر رہا ہے۔

اسلامی علوم اور جدید علوم میں کیا فرق ہے؟

اسلامی علوم اور جدید علوم مختلف پہلوؤں سے مختلف ہیں۔ پہلا: اسلامی علوم اسلام کے اصولوں پر مبنی ہیں، اور قرآن و سنت سے ماخوذ ہیں۔ اس میں فقہ، تفسیر، حدیث، اور عربی گرامر جیسے موضوعات شامل ہیں۔ اس کے برعکس، جدید سائنس سیکولر ہے اور تجرباتی شواہد اور سائنسی طریقہ کار پر انحصار کرتی ہے۔ اس میں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور ریاضی جیسے مضامین شامل ہیں۔ دوسرا: اسلامی علوم زندگی کے روحانی اور اخلاقی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جبکہ جدید علوم زندگی کے مادی اور جسمانی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ اسلامی علوم کا مقصد روحانی ترقی کو فروغ دینا اور افراد کو ان کے مذہبی فرائض میں رہنمائی کرنا ہے، جبکہ جدید علوم کا مقصد انسانی علم کو آگے بڑھانا اور معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ تیسرا: اسلامی علوم کی بنیاد وحی پر ہے جب کہ جدید علوم مشاہدے اور تجربات پر مبنی ہیں۔ اسلامی علوم وحی الٰہی سے نازل ہوئے تھے، اور انہیں مطلق اور متعین سمجھا جاتا ہے۔ جدید سائنس مسلسل ترقی کر رہی ہے اور نئی دریافتوں کے ظہور کے ساتھ تبدیلی کا شکار ہے۔ مختصر یہ کہ اسلامی علوم اور جدید علوم کے درمیان بنیادی فرق علم کے ذرائع، ان کی توجہ اور ان کا طریقہ کار ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

۲- اسلام اور معاشرہ:

اسلام کی آمد کے بعد سے، یہ رسول اللہ ﷺ کا ہدف، ہدف، آرزو اور خواہش تھی کہ ایک توحید پرست معاشرہ قائم کیا جائے جس میں قرآن کو اس کا فیصلہ کن دستور بنایا جائے، جہاں مسلمان اسلامی نظریات کو حاصل کر سکیں۔ انفرادی اور سماجی دونوں سطحوں پر۔ "مثالی اسلامی معاشرے" کے اسلام کے نظریہ کو واضح کرنے اور اس کی وضاحت کرنے کے لیے ہم معاشرے کے بارے میں اسلام کی رائے، اس کی خصوصیات اور اس کی خصوصیات کی وضاحت کرتے ہوئے شروع کرتے ہیں۔ قرآن کی نظر میں انسان ایک سماجی ہستی ہے " یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ-اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ "۔"[١٦] اے لوگو، بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے معزز وہ ہے جو تم سے ڈرتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا ہے، سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے"۔ اسلام کی نظر میں فرد اور معاشرہ کا رشتہ تعمیری ہونا چاہیے کیونکہ اس سے جز اور مجموعی کے رشتے کی ترقی اور مضبوطی ہوتی ہے۔ اس امر کو حاصل کرنے کے لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے سماجی نصاب پر خصوصی توجہ دی ہے، مثلاً: اسلام میں کچھ عبادات کی ایک سماجی جہت ہے، اور اس کی مثال کے طور پر، ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی قانون نے روزانہ اور تمام قانونی اوقات میں باجماعت نماز پر زور دیا ہے۔ جہاں تک حج کا تعلق ہے، اس کی ایک بہت اہم سماجی جہت ہے، کیونکہ دنیا کے تمام ممالک اور مختلف نسلوں کے مسلمان ہر سال ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تاکہ ایک خدا کی عبادت کریں اور اسلامی معاشروں کے مسائل کو حل کریں یا مسلمانوں کو درپیش مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد کریں۔

.ہمیں حکیمانہ قرآن کی بہت سی آیات میں یہ بھی ملتا ہے کہ جو وجود کے خالق کی عبادت کرنے کے بارے میں بتاتی ہیں، اس کی ذات پاک ہے، سماجی مسائل جو خاندان سے شروع ہوتے ہیں اور معاشرے پر ختم ہوتے ہیں، مثال کے طور پر: "لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَۚ-وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِۙ-وَ السَّآىِٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِۚ-وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَۚ-وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاۚ-وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِؕ-اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْاؕ-وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ [١٧]

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

"نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو، بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو خدا اور یوم آخرت اور فرشتوں اور کتاب اور انبیاء پر ایمان لائے اور اس کی محبت کے بدلے قریبی رشتہ داروں اور یتیموں کو مال عطا کرے۔ اور مسکینوں اور مسکینوں کو۔ جو سچے ہیں اور وہی پرہیز گار ہیں"۔

مندرجہ بالا کی بنیاد پر، مثالی اسلامی معاشرہ وہ معاشرہ ہے جس میں تمام حرکات و سکنات پر آسمانی قانون غالب رہتا ہے، اور اس کے تمام اعمال کو الٰہی عدل ہی ہدایت دیتا ہے، اور انسانوں میں انفرادی طور پر اور معاشروں میں خوشی پھیلتی ہے۔ اور نیکی سب کے لیے تیار کی گئی ہے، تاکہ ہر فرد اپنی ذمہ داری پوری کرے، چاہے تصادم ہی کیوں نہ ہو۔ ذاتی مفادات اور عمومی سماجی مفاد کے درمیان، مفادات پر معاشرے کا مفاد سب سے آگے ہوتا ہے کیونکہ عوامی مفاد مفادات سے بالاتر ہوتا ہے۔

اسلامی معاشرے کی خصوصیات :

ہم اسلامی معاشرے کی خصوصیات کو قرآن کریم اور سنت نبوی سے اخذ کرسکتے ہیں اور ان میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے اقتباسات یہ ہیں:

"الف" انصاف حاصل کرتا ہے:

انسانی معاشروں میں انصاف کا حصول، قرآن کریم کی نظر میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم ترین مقاصد اور مقاصد میں سے ایک ہے:" لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ-وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِؕ-اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ"[۱۸] ۔

"بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑی طاقت اور فائدے ہیں۔ لوگوں کو، اور تاکہ خدا جان لے، جو شخص اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں مدد کرے، یقیناً خدا زبردست اور غالب ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ کسی ایک طبقے کے لیے کوئی ترجیح نہیں ہے اور نہ ہی ایک فرد کو دوسرے طبقے یا دوسرے فرد پر کوئی امتیاز ہے، ہر کوئی کنگھی کے دانتوں کی طرح برابر ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

"ب" سیکورٹی اور سماجی بہبود کو یقینی بنانا:

اسلامی نقطہ نظر سے معاشرہ دوسروں کی معیشت اور فلاح و بہبود کا ضامن ہے، جیسا کہ یہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور... سے شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ انسانی معاشرے کے تمام افراد تک پہنچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم قرآن دیکھتے ہیں کہ امیروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ غریبوں، مسکینوں، بیواؤں اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوں۔"وَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ "۔[19]

"اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق ہے"۔ پس مثالی اسلامی معاشرہ وہ ہے جو غریبوں اور ناداروں کی نگرانی، نگرانی اور صبر کرے، مثال کے طور پر ان لوگوں کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھایا جانا چاہیے جو شادی اور ازدواجی گھر کے قیام کے ذریعے اپنا نصف دین مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ ضرورت مند والدین کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھانا چاہیے تاکہ وہ اپنے بچوں کی اچھے طریقے سے پرورش کر سکیں۔

"ج" سماجی ذمہ داری کا احساس :

قرآن کریم کی نظر میں انسان زمین پر خدا کا جانشین ہے، اس لیے وہ اپنے لیے اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح وہ اپنے ہم وطنوں کے لیے ذمہ دار ہے، اور حدیث نبوی میں ہے:" كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"۔[20]"تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے ریوڑ کا ذمہ دار ہے"۔

"د" اخلاقی اقدار سے وابستگی:

قرآن کریم نے اشارہ کیا کہ اخلاقی اقدار کی تعلیم انبیاء علیہم السلام کے پیغام کا ایک اہم ہدف ہے:"ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ "[21] ۔"وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور ان کا تزکیہ کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا، حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے"۔ حدیث نبوی میں ہے:"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔"[22] مجھے مبعوث ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق کی تکمیل کردوں"۔ اسلام مسلمانوں سے اخلاقی اقدار کی پاسداری کی توقع رکھتا ہے، اور یہ اسلامی برادری کی سلامتی اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کی ایک بڑی وجہ ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

"ھ" اعتدال کی پابندی:

قرآن میں اسلامی قوم ایک معتدل قوم ہے:"وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا"[٢٣] ۔

"اور اسی طرح ہم نے تم کو معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو انتہا پسندی، مبالغہ آرائی اور بہت دور جانے سے گریز کرنا چاہیے، اور ذہنی طاقت اور ایمان کی خواہش، اور ذہنی طاقت اور دنیاوی تعلقات کے درمیان توازن قائم کرنا چاہیے۔

"و: برادرانہ پیار:

قرآن پاک اسلامی قوم اور اسلامی قوم کے بیٹوں کے درمیان جذباتی تعلق اور اچھے برادرانہ تعلقات کی تائید اور تاکید کرتا ہے:" اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ "۔[٢٤]

"مومن تو بھائی بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔ مثالی اسلامی معاشرہ بھی ایک متحد معاشرہ تصور کیا جاتا ہے"اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ"[٢٥] ۔

"بے شک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو"۔

وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسلامی لوگوں کو امتیازی سلوک کے اسیر نہیں ہونا چاہیے

"وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا"۔[٢٦]

" "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان اسلامی اتحاد کی اہمیت کو مندرجہ ذیل طریقے سے بیان کیا ہے:" مَثَلُ المؤْمِنينَ في تَوادِّهِمْ، وتَراحُمِهِمْ، وتَعاطُفِهِمْ مَثَلُ الجَسَدِ إذا اشْتَكَى منه عُضْوٌ تَداعَى له سائِرُ الجَسَدِ بالسَّهَرِ والحُمَّى"۔[٢٧]

"مومن اپنی ہمدردی اور ہمدردی میں ایک جسم کے برابر ہوتے ہیں، اگر ایک عضو شکایت کرے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی کے ساتھ اس کا جواب دیتا ہے "۔

"ز" **نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا :**

قرآن کریم نے متعدد بار اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بعض قومیں فساد پھیلانے اور حرام چیزوں سے بے اعتنائی کی وجہ سے فنا ہو چکی ہیں۔ انہوں نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے اور علماء کے ذریعہ ان مسائل کے علاج کی طرف بھی اشارہ کیا:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

"وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ "[۲۸] ۔

"اور تم میں سے ایک قوم ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہی فلاح پانے والے ہیں"۔ احساس کی نرمی اور صحیح بات کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا جذبہ اسلامی معاشرے میں بنیادی موضوعات میں شمار ہوتا ہے اور اس امر کا خیال رکھنا مثالی قوم کی تعمیر کے لیے ضروری فرائض میں شمار ہوتا ہے۔

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[۲۹]

"تم بہترین امت ہو جو بنی نوع انسان کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

"ح" انسانی حقوق کا احترام :

اسلام نے کچھ انسانی حقوق بتائے ہیں یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیے ہیں اور ہر ایک کو ان کی پابندی کرنی چاہیے۔ مثال کے طور پر، جان، عزت، پیسہ اور جائیداد کو ان کے مالک کے ساتھ محفوظ اور احترام کرنا چاہیے: " مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ"۔[۳۰]

"جس نے کسی جان کو قتل یا زمین میں فساد کے علاوہ کسی اور وجہ سے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا"۔

" وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ"۔[۳۱] "اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے"۔

" وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ"[۳۲] ۔"اور اپنے مال آپس میں ناحق نہ کھاؤ"۔

اسلام رحمت، امن اور رواداری کا مذہب ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف، انصاف، تعاون اور ہمدردی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسلام کو دنیا کے سب سے زیادہ پھیلے ہوئے مذاہب میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ دنیا بھر میں ڈیڑھ ارب سے زیادہ لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ مسلمان ایک خدا کی وحدانیت پر یقین رکھتے ہیں، اور خدا کی طرف سے بھیجے گئے پیغمبروں اور رسولوں پر یقین رکھتے ہیں جو لوگوں کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ ان انبیاء اور رسولوں میں نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہیں، خدا ان سب کو برکت دے۔ اسلام انسانی حقوق، انصاف، مساوات اور آزادی جیسی عالمی انسانی اقدار کو فروغ دینے کا خواہاں ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کا احترام کرتا ہے، اور مسلمانوں کو اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ امن اور افہام و تفہیم کے ساتھ رہنے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام کو کام اور عبادت کا مذہب سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ اچھے کاموں، لوگوں کے ساتھ مہربانی، محبت اور تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ عبادت کرنے کے لیے مسلمان دن میں پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں، غریبوں اور مساکین کو خیرات دیتے ہیں، اور اگر ان کے پاس وسائل ہوں تو زندگی میں ایک بار مکہ کا حج کریں۔ اسلام خواتین کا احترام کرتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف اور احترام سے پیش آنے کی تاکید کرتا ہے اور انہیں معاشرے اور زندگی میں مکمل حقوق دیتا ہے۔ اسلام خاندان اور شادی کو بھی اہم ترین سماجی اداروں میں شمار کرتا ہے، کیونکہ یہ میاں بیوی کے درمیان تعاون اور افہام و تفہیم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور بچوں کی صحیح اسلامی اقدار پر پرورش کرتا ہے۔ اسلام کو سائنس اور علم کا مذہب بھی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ تحقیق، کھوج، سیکھنے اور ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ مسلمانوں کو سائنس، ٹیکنالوجی، فنون، ادب اور ہر اس چیز میں دلچسپی لینے کی ترغیب دیتا ہے جو انسانی ترقی اور خوشحالی کو فروغ دیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اسلام رحمت، امن، رواداری، عدل، انصاف، تعاون اور ہمدردی سے متصف ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کا احترام کرتا ہے، عالمگیر انسانی اقدار کو فروغ دیتا ہے، اور اچھے کاموں، خیرات، عبادت، سیکھنے اور ترقی کی ترغیب دیتا ہے۔ مسلمانوں کو معاشرے کے تمام لوگوں کے ساتھ امن اور افہام و تفہیم کے ساتھ رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

(۳) اسلام، فطری علوم (سائنس) اور معاشرہ:

ہم نے اوپر دیکھا کہ اسلام نے علوم سیکھنے پر زور دیا (اور لفظ سائنس کا عام مطلب کیا ہے)، ایک پر عزم مومن کی پرورش، اور صحت مند اسلامی معاشروں کی تشکیل، کیونکہ اس نے اسے بنیادی ہدف اور مطلوبہ ہدف سمجھا۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر سائنس، خاص طور پر نیچرل سائنسز اور ان کے عملی نتائج (یعنی ٹیکنالوجی) کو مندرجہ ذیل طریقے سے فالو کرنا ضروری ہے

۱- فرد اور معاشرے کو اخلاقی طور پر وہ چیز فراہم کرنا جس کی ضرورت ہے۔

۲- اسلامی معاشرے کے بنیادی اجزاء کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

۳- فرد اور معاشرے کی ضروری مادی ضروریات کی فراہمی۔

۴- معاشرے کو شیطانی اور فاسق قوتوں کے چیلنجوں کے لیے تیار اور تیار کرنا۔

جو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قدرتی علوم اور ان کے عملی نتائج (ٹیکنالوجی) لوگوں کی خوشحالی، ترقی اور خوشی کے لیے ایک عمارت ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

بد قسمتی سے پچھلی دو صدیوں کے دوران سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا فائدہ انسانیت کی خوشی اور بھلائی کے لیے نہیں لیا گیا بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کے اہم ترین نتائج یہ ہیں:

۱- قدرتی وسائل کو ضائع، تباہ اور برباد کرنا۔

۲- امیر اور غریب کے درمیان بڑھتا ہوا طبقاتی فرق۔

۳- ماحولیاتی آلودگی۔

۴- انسانی اخلاقی جہت کو کمزور کرنا۔

یہ تمام مخمصے سیکولرازم (اسکالر) کے تنگ نظریات کے ساتھ عالمگیر نقطہ نظر کے نتیجے میں پیدا ہوئے اور اس کی نشوونما اس کے تنگ عالمی نقطہ نظر کے ساتھ ہوئی ہے جو تمام سائنسی فضاؤں پر حاوی ہے۔

اس صورتحال کو بدلنے کے لیے تمام انسانی معاشروں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے کردار پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ اگر سائنس اور ٹیکنالوجی کا رخ قدرت کے استحصال سے بدلتا ہے تاکہ طاقت میں اضافہ ہو اور صحت مند پٹھوں کو دکھایا جائے، فطرت کو مضبوط بنایا جائے اور اسے انسانیت کی خدمت کے لیے تیار کیا جائے تو ٹیکنالوجی اس خوشحال اور فائدہ مند ماحول میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

اس نظریہ کو قائم کرنے کے لیے، ہمیں عالمگیر، توحیدی نظریات اور آراء کی ضرورت ہے جو ہماری موجودہ دنیا میں مروجہ علوم پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوں۔

عصر حاضر کا اسلامی معاشرہ:

عصر حاضر کا اسلامی معاشرہ ایک بدلتی ہوئی اور متنوع دنیا میں رہتا ہے، جہاں اسے مختلف چیلنجز کا سامنا ہے، چاہے وہ سیاسی، معاشی یا سماجی۔ اگرچہ اسلامی معاشرہ ایک اچھی طرح سے قائم ثقافت اور تاریخ رکھتا ہے، لیکن اسے جدید چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ترقی اور تبدیلی کی ضرورت ہے۔ عصری اسلامی معاشرہ اپنی تنوع اور کثیر الثقافتی کی خصوصیت رکھتا ہے، کیونکہ مسلمان دنیا کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں، اور اس وجہ سے ان کو درپیش چیلنجز اپنے اردگرد کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ عصر حاضر کے اسلامی معاشرے کو درپیش سب سے اہم چیلنجز میں سیاسی اور سماجی چیلنجز ہیں، جو عالمی جغرافیائی سیاسی تنازعات اور ثقافتی اور مذہبی تناؤ کی عکاسی کرتے ہیں۔ مغربی ممالک میں مہاجرت اور پناہ کو عصر حاضر میں مسلمانوں کو درپیش سب سے اہم چیلنجوں میں شمار کیا جاتا ہے،

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

کیونکہ وہ امتیازی سلوک، نسل پرستی، معاشی استحصال اور دیگر مسائل کا شکار ہیں۔ تاہم مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے پاس ترقی اور نمو کے بڑے مواقع ہیں اور وہ اپنی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی، تعلیم، تجارت اور دیگر شعبوں سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ سماجی سطح پر، عصری اسلامی معاشرہ عدم مساوات، ناانصافی، غربت، جہالت اور سماجی بدنامی کا شکار ہے، اور یہ بہت سے لوگوں کو انتہا پسند سیاسی جماعتوں یا انتہا پسند گروہوں میں شامل ہونے پر مجبور کرتا ہے۔ اگرچہ یہ مصروفیت حقیقی ضروریات اور حقیقی مسائل کی عکاسی کرتی ہے، لیکن یہ عصری اسلامی معاشرے کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہے، کیونکہ اسے ایسے پرامن اور تعمیری حل تلاش کرنا ہوں گے جن سے مساوات اور انصاف حاصل ہو۔ ثقافتی سطح پر، عصری اسلامی معاشرہ ثقافتی لحاظ سے متنوع معاشروں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ ایک اچھی طرح سے قائم ثقافتی ورثہ اور تاریخ سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ تاہم عصری دنیا میں جو سماجی، تکنیکی اور اقتصادی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، ان کی وجہ سے اسلامی معاشرے کی ثقافت میں خاص طور پر سماجی تعلقات، ٹیکنالوجی اور سائنس کے حوالے سے نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ معاصر اسلامی معاشرے کو ان چیلنجوں کا موثر اور پائیدار طریقے سے مقابلہ کرنا چاہیے، تعلیم، ٹیکنالوجی، معیشت اور ثقافت میں سرمایہ کاری، سماجی، ثقافتی اور مذہبی مکالمے کو فروغ دے کر اور مختلف شعبوں میں اختراعات اور ترقی کی حوصلہ افزائی کرکے۔ آخر کار، عصری اسلامی معاشرے کو درپیش چیلنجوں کو حاصل کرنے اور ترقی اور ترقی کے لیے دستیاب مواقع کو بڑھانے کے لیے اتحاد، تعاون اور یکجہتی کی ضرورت ہے۔ یہ مضبوط اور مربوط معاشروں کی تعمیر، مختلف ثقافتوں اور مذاہب کے درمیان مکالمے، افہام و تفہیم اور رواداری کو فروغ دینے اور انصاف، مساوات اور پائیدار ترقی کو فروغ دے کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حاصل کلام:

عالم اسلام میں جدید سائنس کی آمد انیسویں صدی کے آغاز میں اسلامی دنیا میں جدید سائنس کی آمد ہوئی، لیکن یہ خود سائنس نہیں تھی جس نے مسلمان علماء کو متاثر کیا۔ اس کے بجائے، "یہ سائنس کے ساتھ جڑے ہوئے مختلف فلسفیانہ دھاروں کی ترسیل تھی جس نے مسلمان علماء اور مفکرین کے ذہنوں پر گہرا اثر ڈالا۔ **مثبتیت اور ڈاروِنزم** جیسے اسکولوں نے اسلامی دنیا میں گھس لیا اور اکیڈمی پر غلبہ حاصل کیا، اور کچھ اسلامی مذہبی اسکولوں پر ان کا نمایاں اثر تھا۔ اس پر مسلم علماء کے درمیان مختلف ردعمل سامنے آئے ہیں [۳۳]: یہ ردعمل پروفیسر مہدی گولشانی کے الفاظ میں درج ذیل تھے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

اسلام اور سائنس بعض نے جدید سائنس کو غیر ملکی اور بدعنوان چیز کہہ کر مسترد کر دیا اور اسے اسلامی تعلیمات سے متصادم قرار دیا اور ان کے خیال میں اسلامی معاشروں کے جمود کا واحد علاج اسلامی تعلیمات پر سختی سے عمل کرنا ہے۔

اسلامی دنیا کے دیگر مفکرین نے گواہی دی کہ سائنس ہی حقیقی روشن خیالی کا واحد ذریعہ ہے، اور جدید سائنس کو اپنانے پر زور دیا۔

ان کے نقطہ نظر سے اسلامی معاشروں کے جمود کا واحد علاج جدید سائنس میں مہارت حاصل کرنا اور مذہبی نقطہ نظر کو سائنسی نقطہ نظر سے بدلنا ہے۔

مسلم علماء اور مسلمانوں کی اکثریت نے اسلام کو جدید سائنس کے نتائج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی۔

انہیں درج ذیل ذیلی گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) کچھ مسلمان مفکرین نے جدید سائنس کو مذہبی بنیادوں پر جواز فراہم کرنے کی کوشش کی۔ اس کا مقصد اسلامی معاشروں کو جدید علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا اور اپنے معاشروں کو مستشرقین اور مسلم مفکرین کی تنقید سے بچانا تھا۔

(ب) دوسروں نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ تمام اہم سائنسی دریافتیں قرآن میں پائی گئی ہیں اور اسلام پسندوں نے عصر حاضر کے علماء سے عقیدے کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرنے کی اپیل کی ہے۔

(ج) لیکن دوسرے علماء نے اسلام کی دوبارہ تشریح پر زور دیا۔ ان کے نقطہ نظر سے، ایک نئی الہیات کی تعمیر کی کوشش کی جانی چاہیے جو اسلام اور جدید سائنس کے درمیان ایک قابل عمل تعلق کو ممکن بنائے۔ ہندوستانی اسکالر، سر احمد خان نے فطرت کی ایک الہیات تلاش کی ہے جس کے ذریعے کوئی بھی شخص جدید سائنس کی روشنی میں اسلام کے بنیادی اصولوں کی دوبارہ تشریح کر سکتا ہے۔

(د) اس کے بعد کچھ مسلمان اسکالرز بھی تھے جن کا ماننا تھا کہ تجرباتی سائنس انہی نتائج پر پہنچی ہے جو کئی ہزار سال پہلے انبیاء نے طلب کی تھی۔ یہ صرف وحی تھی جس نے نبوت کے اعزاز کی تقلید کی۔[۳۴]

سفارشات:

الف: مسلم امہ کے دانشوروں کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ عصر حاضر کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

میکانیکی اور تیکنیکی ترقی نے انسان کو ایک ایسے دور میں داخل کر دیا ہے جہاں تحقیق و جستجو کا میدان روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ان حالات میں مسلمانوں کے لیے بہت سنجیدہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔۔۔نئی ایجادات نے عقل انسانی کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔

نوجوان نسل کے سامنے مادی ترقی کا ایک سحر انگیز اور پرکشش ماحول پیدا ہو گیا ہے جس میں مذہب اور دین کی باتیں فرسودہ اور بے سود دکھائی دینے لگی ہیں۔ اس مادہ پرستی کے ماحول نے مسلمانوں کو اسلام اور اسکے تقاضوں سے دور کر دیا ہے اور ان کے دنیوی اور دینی تقاضوں کے درمیان ایک وسیع خلیج حائل کر دی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر اگر ہم نے ایمان اور اسکے تقاضوں کو واضح اور قابل فہم انداز میں پیش نہ کیا تو اس داخلی انتشار کے باعث مسلمانوں کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں مزید محدود اور مسدود ہو کر رہ جائیں گی اور ہماری دینی اور دنیوی دونوں طرح کی محرومیاں مزید بڑھتی چلی جائیں گی [۳۵] اس صورت حال کے پیش نظر مسلم امہ کے دانشوروں کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ عصر حاضر کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھیں اور جس طرح ہمارے اسلاف نے اسلام پر یونانی فلسفے اور منطق کے حملے کو روکنے کے لیے علم کلام ایجاد کیا تھا اور عقائد اسلامیہ کا داخلی اور خارجی فتنوں سے دفاع کیا تھا اسی طرح موجودہ دور کے فتنہ مادیت کو روکنے کے لیے مستقل بنیادوں پر سائنسی علوم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ ہوں۔ اس سلسلے میں اہم ترین کام مادیت اور روحانیت کے درمیان اعتدال اور توازن قائم کرنا اور قرآن کریم کو علمی اور عملی بنیادوں پر ہر دور میں تمام علوم و فنون کے لیے مستند مصدر کی حیثیت کے طور پر متعارف کروانا ہے۔یہی وہ راز ہے کہ جس کے ذریعے بھٹکی ہوئی اور سکون کی متلاشی انسانیت دنیا کے اندر امن کی زندگی گزار سکتی ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم میں سائنسی طرز فکر کا جو رجحان ۱۹ویں صدی سے پنپ رہا ہے اسکو مزید آگے بڑھایا جائے اور سائنسی تحقیقات کے ذریعے دنیا کے سامنے واضح کر دیا جائے کہ اسلام نہ صرف سائنسی انداز فکر کی دعوت دیتا ہے بلکہ سائنس کے لیے پیشوا کا کردار ادا کرتے ہوئے تحقیقات کے نئے باب بھی کھولتا ہے۔ مزید یہ کہ یورپ کی سائنس جس سمت رواں دواں ہے اس راستے میں سوائے حیرت، اضطراب، ہیجان اور نفسانی خواہشات کے کچھ اور نہیں ہے جس کا لازمی نتیجہ ظلم و استبداد اور امن عالم کی تباہی ہے۔

ب: فطرت کے اسرار کو سمجھیں اور اس کی تسخیر کریں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو حصول علم پر زور دیتا ہے اور اس کا آغاز بھی حصول علم کے حکم سے ہوا۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ"۔ [۳۶]

"(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھئے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا"۔

جبکہ سائنس وہ شعبہ علم ہے جو تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اب اسلام ہی وہ دین ہے جس نے انسانیت کو تجربے اور مشاہدہ سے متعارف کرایا۔

"اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ "۔ [۳۷]

"بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لئے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں "۔

قرآن حکیم نے سائنسی شعور عطا کرتے ہوئے کائنات کی تسخیر کرنے کی تعلیم دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُؕ" [۳۸]۔

"اور اُس نے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو اپنی طرف سے (نظام کے تحت) مسخر کر دیا ہے"۔

اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم فطرت کے اسرار کو سمجھیں اور اس کی تسخیر کریں۔ ایسے ہی بقیہ مذاہب کی طرح سائنس اور اسلام کے مابین کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے بلکہ اسلام ہی کا عطا کردہ ایک رویہ ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا میں ہونے والی سائنسی ترقی کی بنیاد مسلمانوں ہی کی مرہون منت ہے۔

ج: قرآن مجید کا سائنس سے متعلق گہرے مطالعے کی ضرورت ہے:

قرآنی تعلیمات میں سائنسی علوم کی ترغیب کا احاطہ اور قرآن مجید میں موجود ان آیات کو جمع کر دیا جائے جہاں حصولِ علم کی ترغیب کے علاوہ کائنات میں غور و فکر کی ترغیب کا بیان بھی موجود ہے۔

جدید ٹیکنالوجی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسے ایک مرکزی موضوع کے تحت زیر بحث لایا جائے نہ کہ محض سائنس کے پروڈکٹ کے طور پر دیکھا جائے

د: نافع ٹیکنالوجی اور غیر نافع ٹیکنالوجی کی باضابطہ تقسیم کو نمایاں کیا جائے:

اسلام اور ٹیکنالوجی کی اخلاقیات کے حوالے سے سب سے اہم پہلو یہ ہونا چاہئے کہ سیکس انڈسٹری سے جڑی تمام ٹکنالوجی پر سخت گرفت کی جائے۔ اسی طرح اس کا علیحدہ فلسفہ ہو گا جس میں تصورِ خالق اور انسانی خلافت کا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

تصور غالب رہے گا۔اس پہ مستزاد یہ کہ اسلام رخی ٹکنالوجی کی باضابطہ تقسیم ہو جو نافع ٹیکنالوجی اور غیر نافع ٹیکنالوجی ہو گی۔وغیرہ۔

ھ: اردو زبان میں سائنسی اصطلاحات کو ڈھالنے کا کوئی حل نکالنے کی کوشش ہونی چاہیئے:

چوں کہ سالہا سال سے طلبہ و طالبات سائنس کو انگریزی زبان میں پڑھتے آرہے ہیں تو اس وجہ سے خالص اردو زبان میں سائنسی اصطلاحات کو ڈھالنے کی وجہ سے کہیں کہیں سمجھنے میں دشواری پیدا ہو سکتی ہے۔اس کا کوئی حل نکالنے کی کوشش ہونی چاہیے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے افادۂ عام کے لیے سائنسی اصطلاحات کی آسان اور دلنشین الفاظ میں تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔

و: قرآن کے سائنسی مزاج سے دنیا کو متعارف کرنے کی ضرورت ہے:

کسی بھی شئے کی اہمیت و فضیلت اس کی نفع رسانی پر منحصر ہوتی ہے۔سائنس اپنی نفع بخشی اور ایجادات کی وجہ سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہو گا کہ سائنس آج زمانے کی ضرورت بن چکی ہے۔سائنس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے پر اپنے گہرے اثرات مرتب کئے ہیں

ز: سائنس کی وہ پہلو نمایاں کرنا چاہئے جس سے اسلام اور انسانیت کو فائدہ ہو:

قرآنی علوم سے ناآشنا بعض نام نہاد جدید علوم کے ماہرین اسلام سے شاکی نظر آتے ہیں۔قرآن صرف شرعی احکام ،دینی امور،مراسم عبودیت،عقائد واحکام کا مرجع نہیں ہے بلکہ قرآن سائنسی علوم کے متعلق ہر پل ہماری رہبری و رہنمائی کرتا نظر آتا ہے اور قرآنی آیات کی تشریح و تفہیم کے تحت کئی سائنسی مواد پر مباحث ہمیں مطالعے قرآن کے دوران ملتے ہیں

مشہور ماہر طبیعیات اور نوبل انعام یافتہ البرٹ آئن سٹائن (Albert Einstein) کے مطابق :

> " "سائنس مذہب اسلام کے بغیر لنگڑا ہے اور سائنس کے بغیر قران مجید کے احکامات سب کو سمجھانے
> " مشکل ہیں۔ "

اسی لیے آیئے ہم سب قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ قرآن اور جدید سائنس میں مطابقت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے یا نہیں۔ قرآن سائنس کی کتاب نہیں بلکہ یہ نشانیاں یعنی آیات کی کتاب ہے۔قرآن مجید

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

میں چھ ہزار چھ سو چھتیس آیات ہیں، جن میں ایک ہزار سے زیادہ سائنس کے متعلق ہیں، (یعنی ان میں سائنسی معلومات موجود ہیں)

ہم سب جانتے ہے کہ کئی مرتبہ سائنس قہقرائی حرکت) یوٹرن (Uturn) کرتی ہے (یعنی طے شدہ نظریات کے خلاف جاتی ہے) اس لیے قرآنی تعلیمات کے ساتھ موازنے کے لیے صرف تسلیم شدہ سائنسی حقائق کو ہی پیش نظر رکھتے ہیں اور ہم قیاسات، تخمینوں اور مفروضوں سے بحث نہیں کرسکتے جو کہ خود ہی سائنسی طور پر بھی ثابت نہیں ہیں۔ مقاصد تعلیم میں یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ آیا ہم تعلیم کو معاشرے کی تبدیلی اور جدید کاری کے ایک ذریعہ بنانا چاہتے ہیں یا پرانی فرسودہ اور غیر معقول روایات پر جمے رہتے ہیں۔ اسلام روایات شکن مذہب ہے۔ فرسودہ، غیر عقلی اور خلاف انسانیت تعلیمی روش کا اسلام نے سدباب کیا ہے۔ اسلام نے ہر مسلمان پر غور و خوض اور فکر و تدبر پر زور دیا۔ تعلیم کے حصول کو ہر مسلم پر فرض قرار دیا۔ تحصیل علم کے متعلق کہا کہ " بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"۔ [39] "میری بات دوسروں تک پہنچا و اگرچیکہ وہ ایک بات ہی کیوں نہ ہو"۔ (حدیث)۔

ح: مسلمان غیر مسلموں کی طرز عمل سے مایوس نہ ہو اور حسن تدبیر سے حالات کو بدل دے:

مسلمانوں کے ضمن میں اس وقت غیر مسلموں کی جو ذہنیت اور طرز عمل ہے اس سے مایوس ہو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں از خود بھی تبدیلیاں واقع ہو سکتی ہیں کیوں کہ اس کے اسباب موجود ہیں اور اگر مسلمان چاہیں تو وہ اپنے حسنِ تدبیر سے ان حالات کو بہت کچھ بدل سکتے ہیں۔

قرآن کے نصوص کو غیر یقینی اور متبدل نظریات پر محمول نہ کریں۔ قرآن انسانیت کی رہنما کتاب ہے۔ قرآن زندگی کے سفر میں انسان کو مصائب، دقتوں اور پریشانیوں سے بچاتا ہے۔ قرآن زندگی سے وابستہ ہر شعبہ علم میں انسانیت کو رہبری فراہم کرتا ہے۔ اس ضمن میں علامہ سیوطیؒ رقم طراز ہیں "کتاب خداوندی ہر چیز کی جامع کتاب ہے، کوئی علم اور مسئلہ ایسا نہیں جس کی اصل و اساس قرآن کریم میں موجود نہ ہو، قرآن میں عجائب المخلوقات، آسمان و زمین کی سلطنت اور عالم علوی و سفلی سے متعلق ہر شئے کی تفصیلات موجود ہیں، جن کی شرح و تفصیل کے لئے کئی جلدیں درکار ہیں"۔ [40]

اصل بات وہی ہے کہ تصور حیات کے مطابق انسانی تہذیب کی تمام کاوشیں ری ڈیزائن کی جا سکتی ہیں۔ سائنس بھی ایسی ہی ایک کاوش ہے۔ اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والی ٹیکنالوجی بھی۔ چناں چہ ہر دوسری کاوش کی طرح اس کی تجدید نو، ترتیب نو، تعمیر نو اور تشکیل نو سب کچھ ممکن ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

مراجع ومصادر:

۱۔ القران الکریم

۲- امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، تفسیر در منثور،(بھیرہ لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز) ۔

۳- أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري ،(بيروت: دار الكتب العلمية)

۴- الإمام مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري، صحيح مسلم ،(بيروت: دار إحياء الكتب العربية، ۱۹۵۵ م)۔

۵- ابو داوٗد سلیمان ابن اشعث الازدی السجستانی، سنن ابي داود،(بيروت: الرسالة)-

۶- محمد بن يزيد بن عبدالله الربعي القزويني المعروف بابن ماجه، السُّنن ابن ماجه،(دمشق: دار الفكر)-

۷- يُوسُف بن عبد الله بن مُحمَّد بن عبد البر النمري ، جامع بيان العلم والفضل،(بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية-)

۸- احمد بن محمد بن حنبل شيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل،(بيروت: دار الكتب العلمية)۔

۹- أبي جعفر محمد بن يعقوب الكليني، الأصول من الكافي،(بيروت: دار صعب ودار التعارف، ۱۴۰۱ ه).

۱۰- محمد باقر المجلسي، بحار الأنوار،(بيروت، دار إحياء التراث العربي، ۱۴۰۳ ه)۔

۱۱- ڈاکٹر اسرار احمد، مطالعہ فطرت اور ایمان،(لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، ۱۹۸۳ء)۔

۱۲- أبو حامد محمد الغزالي، إحياء علوم الدين،(بيروت: دار المعرفة)

۱۳- الدكتور مهدي گلشني، القرآن ومعرفة الطبيعة،(بيروت: دار الأضواء)-

14- Muhammad Ashfaq (2005), Study of Scientific, Metaphysical and Aesthetic Aspects of Sūrah Al-Rahmān, MS Thesis from HITEC University Taxila, Pp. 7-8

15- Mehdi Golshani is Professor of Physics, Sharif University of Technology and Director, Institute for Humanities and Cultural Studies۔

16 https://www.al-islam.org/can-science-dispense-religion-mehdi-golshani/can-science-dispense-religion

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08
ماخذ تحقیقی مجلہ

حوالہ جات

۲- مذہب اور سائنس میں تعلق کے متعلق عام طور پر دو بنیادی نقطہ نظر پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک موافقت اور دوسرا مخالفت کا ہے۔ (تاہم) ڈاکٹر یحیٰ خالد نے، بسطامی محمد خیر کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے مذہب اور سائنس کے تعلق کو چار گروہوں تقسیم کیا ہے

الف- مؤیدین (Advocates) طنطاوی اور مصطفی المراغی کو مذہب و سائنس کی تائید کرنے والوں (Advocates) میں شمار کیا جاسکتا ہے، الغزالی، محمد بن عمر الرازی، طاہر بن عاشور، اور طنطاوی نے کچھ حدود و قیود کے ساتھ سائنسی تشریحات کی تائید کی ہے۔

ب- جدت پسند (Modernists) جدت پسند (Modernists) جو کہ مذہب کی تشریح سائنس اور سائنسی ترقی کے تناظر میں کرتے ہیں، میں سر سید احمد خان کا نام قابل ذکر ہے۔

ج- مخالفین (Rejectionists) ڈاکٹر یحیٰ خالد بیان کرتے ہیں کہ بنت الشاطی (عائشہ عبد الرحمان) اور محمود شلتوت نے بھی سائنسی تفاسیر پر تنقید کی ہے۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی اور ڈاکٹر محمد عبد التواب حامد کے مطابق مخالفین (Rejectionists) میں ابو اسحاق شاطبی کا نام سر فہرست ہے۔ امین الخولی، محمد عزت دروزہ، صبحی صالح، محمد حسین الذھبی اور سید قطب نے قرآن کی روشنی میں سائنسی تعلیمات کا رد کیا ہے

د- اور معتدلین (Moderates) جبکہ انہوں نے محمد الہی اور حسن البنا کو معتدل رویہ رکھنے والوں (Moderates) میں سے شمار کیا ہے۔ (تفصیل کے لیے درج ذیل مقالہ ملاحظہ ہو)

Muhammad Ashfaq (2005), Study of Scientific, Metaphysical and Aesthetic Aspects of Sūrah Al-Rahmān, MS Thesis from HITEC University Taxila, Pp. 7-8

۴- ابو عبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ الربعی القزوینی المعروف بابن ماجہ ، السُّنن ابن ماجہ، (دمشق: دار الفکر)، باب: علماء کے فضائل و مناقب اور طلب علم کی ترغیب و تشویق۔ابواب کتاب: سنت کی اہمیت و فضیلت ، الحدیث ۲۲٤.
أبي جعفر محمد بن يعقوب الكليني ، الأصول من الكافي،(بيروت: دار صعب ودار التعارف، ١٤٠١ ه)، ١: ٣٠.

۳- القرآن:۲۷: ١٦

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

٤- ابو داؤد سليمان ابن اشعث الازدى السجستانى ، سنن ابي داود ،كِتَاب الْعِلْمِ ،١باب الْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، رقم الحديث ٣٦٤١»سنن الترمذى/العلم ١٩ (٢٦٨٢)، سنن ابن ماجہ/المقدمة ١٧ (٢٢٣)، (تحفة الأشراف(10958 :، وقد أخرجہ: مسند احمد (١٩٦/٥)، سنن الدارمى/المقدمة ٣٢ (٣٥٤)۔

٥- ابن ماجہ ، سنن ابن ماجه كتاب الزهد ، .15بَابُ : الْحِكْمَةِ،رقم الحديث:٤١٦٩

يُوسُف بن عبد الله بن مُحمَّد بن عبد البر النمري ، جامع بيان العلم والفضل، (بيروت: مؤسسة الكتب الثقافيّة، ١٤١٥ه)، ١: ١٢٢.

٦- القرآن :٢:١٠٢

٧- ابن ماجة، السُّنن، الباب ١٢٦٣، الحديث ٣٨٤٣. كتاب الدعاء .3بَابُ : مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٨- الدكتور مهدي گلشني، القرآن ومعرفة الطبيعة، (بيروت، دار الأضواء)، ٦

۹- القرآن:۴۰:۹

۱۰- القرآن:۱۰۱:۱۰

۱۱- القرآن:۲۰:۲۹

۱۲- القرآن:۷۸:۲۷

۱۳- القرآن:۷۹:۱۷

۱۴- القرآن:۳۹،۳۸:۶۹

۱۵- القرآن:۱۲۳:۱۱

۱۶- القرآن:۱۳:۴۹

۱۷- القرآن:۷۷:۲

۱۸- القرآن:۲۵:۵۷

۱۹- القرآن:۱۹:۵۱

٢٠- ابی داود،سنن ابي داود، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ ،باب مَا يَلْزَمُ الْإِمَامَ مِنْ حَقِّ الرَّعِيَّةِ-صحيح البخارى/الجمعة ١١ (٨٩٣)، والاستقراض ٢٠ (٢٤٠٩)، والعتق ١٧) ٢٥٥٤(، والوصايا ٩ (٢٧٥١)، والنكاح ٨١

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

(٥٢٠٠)، والأحكام ١ (٧١٣٨)، (تحفة الأشراف(7231 :، وقد أخرجه: صحيح مسلم/الإمارة ٥ (١٨٢٩)، سنن الترمذى/الجهاد ٢٧ (1507)، مسند احمد (٢/٥، ٥٤، ١١١، ١٢١) (صحيح) .«محمد باقر المجلسي، بحار الأنوار، ج ٢، ص ٢٢.

۲۱- القرآن:۲:۶۲

٢٢- ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل شيبانى ذہلى،مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مسنَد المكثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ .32مسنَد أَبِي هرَيرَةَ رَضِيَ اللَّه عَنه ح: ٨٩٥٢، والسنن الكبرى للبيهقي، ح: ٢١٣٠٣، ومصنف ابن أبي شيبة، ح: ٣١٧٧٣.

۲۳- القرآن:۲:۱۴۳

۲۴- القرآن:۱۰:۴۹

۲۵- القرآن:۲۱:۹۲

۲۶- القرآن:۳:۱۰۳

۲۷- الإمام مسلم بن الحجاج القشيري النيسابورى، صحيح مسلم ، (بيروت:دار إحياء الكتب العربية ، ١٩٥٥ م)، ج ٣، ١٨٢٩، ص ١٤٥٩.

۲۸- القرآن:۳:۱۰۴

۲۹- القرآن:۳:۱۱۰

۳۰- القرآن:۵:۳۲

۳۱- القرآن:۱۷:۷۰

۳۲- القرآن:۲: ۱۸۸

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 1, (Jan to March 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-I)urdu-08

ماخذ تحقیقی مجلہ

۳۳- Mehdi Golshani is Professor of Physics, Sharif University of Technology and Director, Institute for Humanities and Cultural Studies

, Does science offer evidence of a transcendent reality and purpose?, June 2003Journal of Islam & Science, Vol. 1 (Summer 2005) No. 1

34 - https://www.al-islam.org/can-science-dispense-religion-mehdi-golshani/can-science-dispense-religion

۳۵- ڈاکٹر اسرار احمد، مطالعہ فطرت اور ایمان، (لاہور: مرکزی انجمن خدام القرآن، ۱۹۸۳ء) ص ۱۲

۳۶- القرآن: ۹۶:۱

۳۷- القرآن: ۳:۱۹۰

۳۸- القرآن: ۴۵:۱۳

۳۹- أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري،صحيح البخاري ، كِتَاب أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، .50بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: حديث نمبر3461 :

۴۰- امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، تفسیر در منثور، (بھیرہ لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز) جلد 2,سورۃ المومنون آیت نمبر ۱۴،۱۳،۱۲۔